بہ ہالن دہلی

زیادہ ہو سکتا ہے یا پاکستان کی جانب ۔ اور ہاں! یہ سب کچھ ایک طرف اور یہ سخت المناک حقیقت ایک طرف کہ پاکستان اپنے اس جذبۂ استمدادِ بالغیر کی فراوانی میں اپنے عظیم شاعر و فیلسوف کی اس نصیحت کو بھی بھول گیا کہ

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی !
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی !!

اس میں شبہ نہیں کہ بنگلہ دیش کے نام سے ایک آزاد مملکت وجود میں آگئی اور اب پاکستان کے ساتھ اسکا انضمام ناممکن ہے لیکن اسکو کتاب کا آخری باب قرار دینا بین الاقوامی حالات و سیاسیات اور انسانی و تہذیبی عوامل و نفسیات سے صرف نظر کر لینا ہوگا. کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کل حالات کا رخ کیا ہوگا. بہر حال اب پاکستان کا مفاد اسی میں ہے کہ جس طرح ہندوستان نے ملک کی تقسیم کو سخت اذیت رساں ہونے کے باوجود گوارا کر لیا تھا۔ اسی طرح وہ بنگلہ دیش کی علیحدگی کو ایک حقیقت سمجھ کر برداشت کرلے اور اپنے ہاں صحیح معنوں میں جمہوریت قائم کرکے اپنی تمام صلاحیتوں کو خلوص و انہماک کے ساتھ اپنی تعمیر و ترقی کے لیے وقف کردے ۔ اور ہندوستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ اگر وفاقی تعلق پیدا ہو سکے تو اس طرح پر، ورنہ یوں بھی تعلقات کو بہتر بناکر امن و اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی راہ پیدا کرے ۔ اگر ایسا ہو سکے ـــ اور ہماری دعا ہے کہ ایسا ہو ـــ تو پاکستان کا یہ نقصان نقصان نہیں ۔ بلکہ اس کی منفعت کا پیش خیمہ ثابت ہوگا. بنگلہ دیش اور ہندوستان کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ اس جنگ کو فتح کرکے انھوں نے اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا ہے لیکن مستقبل میں جو امکانات ہیں ان سے عہدہ برآ ہونے کے لیئے انہیں یہ بھی بتانا ہوگا کہ ان میں قول و قرار کی پاسداری، عدل و انصاف اور ایک دوسرے کے ساتھ حقیقی خیرسگالی اور رواداری برتنے کا سلیقہ کتنا اور کس درجہ کا ہے ۔ !!

افسوس ہے ہماری بزم علم و ادب کی پرانی شمعیں ایک ایک کرکے اٹھتی جا رہی ہیں. چنانچہ گذشتہ ماہ دسمبر کی ۱۹ر کو خواجہ غلام السیدین بھی ہم سے جدا ہو گئے ۔ مرحوم مولانا حالی کے نواسے